اگر قادیانیوں کو پاکستانی آئین میں کافر نہ قرار دیا جاتا تو؟

مولانا محمد مغیرہ ☆

پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے کہ اس میں اکثر آبادی مسلمان قوم کی ہے اگر چہ اس مملکت کا طرزِ حکومت اسلامی نہیں جمہوری ہے۔ گو کہ اس مملکت کو معرضِ وجود میں آئے تقریباً ستر (۷۰) سال بیت چکے ہیں تاہم ابھی تک بجا طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ زمین پر ایک نئی مملکت وجود میں آئی ہے۔

مملکت کو چلانے والے اداروں میں ایک اہم ادارہ مقنّنہ ہے جس میں سینیٹ اور قومی اسمبلی کے دو ایوان ہیں۔ ان ایوانوں کے ممبران انتخابی عمل سے گزر کر ان کے رکن بنتے ہیں۔

انھی ایوانوں کے ممبران کی اکثریت (دوتہائی) جو قانون اسمبلی میں پاس کر دے وہ ملک کا قانون کہلاتا ہے اور پورے ملک کو اسی کے مطابق چلایا جاتا ہے۔

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی اسمبلی سے پہلے مملکت پاکستان میں شراب پینا قانوناً جائز تھا اور اس کی خرید وفروخت کھلم کھلا ہوا کرتی تھی۔ (گو کہ پینے والے ہی پیتے تھے)۔ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی اسمبلی نے قانون سازی کی تو شراب سے متعلق بھی غور وخوض کیا گیا اور ارکانِ اسمبلی نے متفقہ طور پر مملکت پاکستان میں شراب پینا اور خریدنا بیچنا قانوناً جرم قرار دیا، جب کہ غیر مسلم اقوام کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ پھر بعد میں شراب یا کسی قسم کا نشہ کرنے والے کے لیے سزا بھی مقرر کر دی گئی۔

جب تک قانون ساز ادارے قومی اسمبلی نے شراب کی خرید وفروخت اور پینے پلانے کو ممنوع قرار نہیں دیا تھا اس وقت تک مملکت پاکستان میں نہ اس کی خرید وفروخت منع تھی، نہ اس کا پینا پلانا جرم تھا اور نہ ہی شراب پینے والے پر کوئی سزا تھی، مگر جب قومی اسمبلی کے ممبران نے اس کو ممنوع قرار دیا تو پھر قانون بن گیا کہ اب مملکت پاکستان کے کسی حصہ میں اگر کوئی مسلمان شراب پیتے ہوئے پکڑا گیا تو حوالہ پولیس ہوگا۔ لیکن اس بات کو بھی ملحوظ رکھیں کہ شریعتِ اسلامیہ میں مسلمانوں کے لیے چودہ صدی پہلے سے ہی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم چلا آ رہا ہے کہ شراب کی خرید و فروخت اور اس کا پینا حرام ہے۔ شراب پینے والے کے لیے شریعت اسلامیہ میں سزا اور حد بھی مقرر ہے اگر قانون پاکستان میں شراب پینا جرم نہ بھی ہوتا تو بھی شراب مسلمانوں کے لیے حرام ہی تھی۔ اب اگر پاکستان کے قانون ساز ادارہ قومی اسمبلی نے باضابطہ شراب کے ممنوع ہونے، اس کی خرید وفروخت اور پینے پلانے کو جرم قرار دیا ہے تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ قومی اسمبلی کے ممبران کو کیا حق ہے کہ وہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دے۔ کیونکہ شراب کا حرام ہونا اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہے اور قومی اسمبلی کے ممبران نے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ہی مملکت پاکستان کے قانون کا حصہ قرار دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ذہن میں رہے کہ سودی لین دین شریعتِ اسلامیہ میں نہ صرف حرام ہے بلکہ

☆ مرکزی مبلغ مجلس احرار اسلام پاکستان، خطیب جامع مسجد احرار چناب نگر (ربوہ)

سودی لین دین کرنا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے، مگر مملکت پاکستان میں ابھی تک سودی کاروبار برابر جاری ہے۔ سودی کاروبار کرنے والے کو کوئی سزا دینا تو درکنار، حکومت پاکستان بذاتِ خود سود خواری کے اڈّوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ چونکہ مملکت پاکستان کا قانون اسلامی نہیں بلکہ جمہوری اور پارلیمانی ہے اور پارلیمان نے ابھی تک اس کو ممنوع قرار نہیں دیا اس لیے سودی کاروبار برابر جاری ہے اگرچہ شریعت اسلامیہ میں سودی لین دین حرام ہے۔ چونکہ قومی اسمبلی نے سودی کاروبار کو ممنوع قرار نہیں دیا اس کا مطلب یہ نہیں لیا جا سکتا ہے کہ سود حرام نہیں ہے بلکہ جو شخص بھی مسلمان ہے اس کو سود لینا، دینا حرام ہے۔ کیونکہ کسی چیز کے حرام یا حلال ہونے کا تعلق اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے ساتھ ہے۔ اسی طرح کسی شخص کا مسلمان ہونا یا کافر ہونا اس کا تعلق بھی کسی ملک کے قانون کے ساتھ نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو دینِ اسلام کو قبول کرے اور پھر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار نہ کرے وہ مسلمان ہے اور اگر کوئی تمام ضروریاتِ اسلام یا ضروریاتِ اسلام میں سے کسی ایک کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کسی ملک کا قانون اسے کافر کہے یا نہ کہے۔ جیسے عیسائی، یہودی، ہندو وغیرہ۔ یہ قومیں تقریباً تمام ضروریاتِ اسلام کی انکاری ہیں تو مسلمانوں کے ہاں یہ قومیں کافر ٹھہریں گی۔

اور اگر کوئی شخص اسلام کا کلمہ پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے مگر ضروریاتِ اسلام میں سے کسی ایک کا انکار کرتا ہے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی ایک صفت کا انکار، اگر باقی سارے دین کو مانتا ہے مگر مسلمانوں کے ہاں وہ کافر ہی ہوگا۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا نبی و رسول مانتا ہے مگر کسی ایک صفت کا انکاری ہے تو وہ بھی اہلِ اسلام کے ہاں کافر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جیسے اللہ تعالیٰ کے نبی و رسول ہیں ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی و رسول ہونے پر قرآن مجید کی ایک سو آیات بینات اور دو سو احادیث رسول پر مشتمل دلائل و براہین قاطعہ کا ذخیرہ مسلمانوں کے پاس موجود ہے، جس کی روشنی میں مسلمانوں کا یہ واضح عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں اور آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی و رسول مبعوث نہیں ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا صریح کفر ہے اور اس کفر کی تائید کرنے والا یعنی اس کی نبوت کو سچا مان کر اس کی پیروی کرنے والا بھی کافر ہے اور یہ اتنا بڑا کفر ہے کہ اس کے جواب میں امّت مسلمہ کے ردِّ عمل کا شدید ہونا نہایت فطری ہے۔

چنانچہ ہم تاریخ میں دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی دو شخصوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ ایک اسود عنسی، دوسرا مسیلمہ کذاب۔ اسود عنسی کو دعویٰ نبوت کرنے کی پاداش میں خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود رحمۃ للعالمین ہونے کے اپنے ایک صحابی فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو چند صحابہ رضی اللہ عنہم کی معیت میں اس کے قتل کرنے کا حکم تفویض کیا، جو اس کے قتل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اسود عنسی کے قتل کی خبر (ایک روایت کے مطابق) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہونے سے ایک دن قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی پہنچ گئی جب کہ مسیلمہ کذاب کو دعویٰ نبوت کرنے پر ایک بڑی جنگ

کے ذریعہ کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کا بھاری نقصان بھی ہوا (تقریباً بارہ سو صحابہ شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ تھے)، مگر جب تک مسیلمہ فی النار نہیں ہوا اہلِ اسلام نے سکون نہیں لیا حالانکہ مسیلمہ کذاب اپنی نبوت کے دعوے کے ساتھ حضور علیہ اسلام کی نبوت و رسالت کی تصدیق بھی کرتا تھا، صرف حضور علیہ السلام کی نبوت و رسالت کی تصدیق کو کافی نہ سمجھا گیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے کے باعث صرف کافر ہی نہیں بلکہ مرتد سمجھ کر قتل کر دیا گیا۔ اور اسی مؤقف پر دور نبوی سے تا امروز مسلمانوں کے تمام طبقات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین، اولیاء، صوفیاء، علماء و مفتیانِ اُمّت سب متفق چلے آرہے ہیں۔

ہر زمانہ کے علماء اپنے بعد آنے والے اُمّتِ محمدیہ کے افراد تک تسلسل اور تواتر کے ساتھ اس مؤقف اور عقیدہ کو پہنچانے کا فریضہ کمالِ احتیاط کے ساتھ سر انجام دیتے رہے۔ اسی تسلسل اور تواتر کی ایک کڑی ہے جس کو فتاویٰ عالمگیری جلد ۳، ص: ۲۶۳ پر مسلمانوں کے مؤقف اور عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے بڑے واضح اور کھلے لفظوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ:

''اذ لم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم و لو قال انا رسول اللّٰہ او قال بالفارسیة من پیغبرم بر ید من پیغام می برم یکفر''

ترجمہ: اگر کوئی کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد ہو کے میں پیغام پہنچاتا ہوں (تب بھی) وہ کافر ہو جاتا ہے۔

اور اسی طرح اُمّتِ محمدیہ کے معروف عالم اور محدث ملا علی قاریؒ اُمّتِ محمدیہ کے اس عقیدہ اور مؤقف کے تواتر کی ترجمانی کرتے ہوئے شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۲۰۲ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:

''دعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالإجماع''

ترجمہ: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔

قرآن وحدیث کے دیے ہوئے اس مؤقف کو آج تک مسلمان اپنائے ہوئے اور سنبھالے ہوئے ہیں اگر کوئی طالبِ علم فکرِ آخرت کو سامنے رکھ کر اس مسئلہ کی سیر حاصل معلومات سے آنکھیں ٹھنڈی کرنا چاہتا ہو، تو اسے کم از کم مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی کتاب ختمِ نبوّت کامل کو پڑھنا چاہیے۔ اس کتابِ لاجواب میں قرآن مجید کی ایک سو آیات، دو سو احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فرامین، تابعین، تبع تابعین، مفسرین و محدثین، ائمہ مجتہدین، متکلمین، صوفیاءِ دین کے تمام طبقات کے فرامین و فتاویٰ جات جمع کیے گئے ہیں کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں اور آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی و رسول مبعوث نہیں ہوگا اور جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ (خبردار) مسلمانوں کے ہاں دعویٰ نبوت تو بہت دور کی بات ہے اگر کسی نے دعویٰ نبوت کرنے والے سے اس کی نبوت کی دلیل مانگی وہ بھی کفر کی وادی میں جا گرا کہ اس شخص میں اتنی ایمانی کمزوری کیسے آئی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعیٔ نبوت سے دلیل مانگ رہا ہے۔

ختمِ نبوّت اور قادیانی پارٹی:

دعویٰ نبوت کرنے سے پہلے مرزا قادیانی بھی اس مسئلہ میں یہی عقیدہ رکھتا تھا۔

مثلاً: مرزا قادیانی کی تحریر ہے:

(۱) میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن وحدیث کی رُو سے مُسلَّمُ الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوئی۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، ص: ۲۳۰۔۲۳۱)

(۲) خدا تعالیٰ جانتا ہے میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ (روحانی خزائن، جلد: ۴، ص: ۳۱۳)

ان مذکورہ دونوں عبارتوں کو ایک بار پھر پڑھیں۔ پہلی عبارت میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ ''حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں''۔ جب کہ دوسری عبارت میں مرزا قادیانی نے اس بات کا اظہار کیا کہ ''میں نبوّت کا مدعی نہیں بلکہ مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں''۔

یہی وہ مؤقف اور عقیدہ ہے جس پر تمام اُمّتِ مسلمہ متفق اور متحد چلی آ رہی ہے کہ حضور علیہ السلام اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں اور آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنے والا کاذب، کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور جب تک مرزا قادیانی بھی مسلمانوں کی صفوں میں رہا وہ بھی اس کا اقراری رہا۔ اس سے کم از کم یہ بات ثابت ہوئی کہ ختم نبوّت کا جو عقیدہ اور مؤقف اُمّتِ محمدیہ کے تواتر کے ساتھ چلا آ رہا ہے یہ عقیدہ اور مؤقف آج کی اختراع نہیں ہے۔ چنانچہ اسی عقیدہ اور مؤقف پر آج بھی مسلمان ثابت قدم ہیں کہ جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا اس کے بارے میں لازمی طور پر یہی یقین رکھا جائے گا کہ وہ کاذب اور کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب رہی یہ بات کہ آیا مرزا قادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کیا تھا؟ اور اگر مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو کیا نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد بھی وہ مسلمان رہا یا کافر ٹھہرا۔ قارئین محترم مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت اس کی کتابوں سے ہم پیش کر دیتے ہیں کہ وہ کیسے دینِ اسلام کی واضح اور صریح تعلیمات سے انحراف کرتا اور اپنے آپ کو مسلمانوں کی صفوں سے نکال باہر کرتا نظر آ رہا ہے۔ مرزا قادیانی کی اپنی تحریریں پڑھیں اور پڑھنے کے بعد اگر یقین نہ آئے تو کسی عالم کے پاس جائیں جس کے پاس مرزا قادیانی کی کتب ہوں، ورق الٹیں۔ مندرجہ صفحات پر آپ کو یہ عبارتیں ملیں گی۔

(۱) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۵۰۳)

(۲) میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا

وعدہ آ گیا (پھر حاشیہ میں آئیل کی وضاحت اس طرح کی کہ) اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبریل کا نام رکھا ہے، اس لیے بار بار رجوع کرتا ہے۔ (روحانی خزائن، ج:۲۲،ص:۱۰۶)

(۳) مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔ (روحانی خزائن، ج:۲۲،ص:۱۵۳۔۱۵۴)

(۴) سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا۔ (روحانی خزائن، ج:۱۸،ص:۲۳۱)

(۵) **محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم.** اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (روحانی خزائن، ج:۱۸،ص:۲۰۷)

(۶) ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنی معلومات کی تکمیل کر سکے، وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہے کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے، اس لیے باوجود اہلِ حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا، حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت تصریح اور توضیح کے ساتھ یہ الفاظ موجود ہیں۔ (روحانی خزائن، ج:۱۸،ص:۲۰۶)

قارئین محترم! ان مذکورہ حوالہ جات میں مرزا قادیانی نے اپنے پاس جبریل کے آنے اور وحی لانے، صریح طور پر نبی کا خطاب ملنے، محمد نام رکھے جانے اور رسول ہونے، رسول نام سے پکارے جانے کا دعویٰ کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ کس قسم کی نبوت و رسالت کا دعویٰ ہے، اس بات کی وضاحت کے لیے قارئین مرزا قادیانی کے بیٹے اور مرزائیت کے پہلے فرقے (قادیانی گروہ) کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تحریر ملاحظہ کریں جس میں مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت کا مقام و مرتبہ یوں پیش کیا گیا ہے کہ:

''ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے''۔
(کلمۃ الفصل، ص:۱۱۰)

قارئین محترم! مرزا بشیر الدین محمود احمد کی مندرجہ بالا تحریر سے یہ واضح ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت

کسی چھوٹی یا کم درجہ کی نبوت ورسالت کا دعویٰ نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت و رسالت کے ہم پلہ نبوت و رسالت کا دعویٰ ہے، کیونکہ مرزا محمود کے بقول ان محترم بزرگ انبیاء علیہم السلام کا انکار کفر ہے ایسے ہی مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار کفر ہے۔

قارئین محترم! دونوں باتیں آپ کے سامنے واضح طور پر آ گئیں کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلمانوں کا عقیدہ اور مؤقف ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی ورسول مبعوث نہیں ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی دعویٰ نبوّت ورسالت کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ورسالت آپ کے سامنے با حوالہ پیش کر دیا گیا۔ اب اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کی اعتقادی حیثیت کے بارے میں امت مسلمہ کے اجماعی موقف کے بارے میں کوئی ابہام باقی نہیں رہ جاتا۔ دعوائے نبوّت کی وجہ سے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی جیسے مدّعیان نبوت کا جو مقام ہماری تاریخ کے ڈیڑھ ہزار برس میں رہا ہے، مرزا قادیانی کی حیثیت بھی من وعن وہی ہوگی۔

جب تک اسلامی حکومتیں رہیں یا یہ کہ شعائرِ اسلام کے تقدس کی حفاظت ملکی قانون کا فریضہ رہا، ہر ایسا شخص جو دعوائے نبوّت کرے، خدا اور سول کے حکم کے مطابق اس کو کافر ومرتد قرار دیا جاتا تھا اور حکومت اس پر ارتداد کی شرعی حیثیت نافذ کر دیتی تھی۔ جہاں اسلامی حکومتیں نہیں یا شعائرِ اسلام کے تقدس کا کوئی ملکی قانون نہیں، ایسے ماحول میں کسی بھی مدعی نبوّت کو کم از کم علی الاعلان کافر قرار دیا جاتا رہا تا کہ عام آدمی کسی دھوکہ میں نہ آئے اور ''الدین النصیحہ'' کے تناظر میں ایسے شخص کے کفر کو پوری سرگرمی کے ساتھ اس قدر وضاحت سے بیان جاتا رہا ہے کہ ہر عامی وخاص تک آوازِ حق پہنچ جائے۔

مرزا قادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کیا تو ہندوستان میں انگریز کی حکومت تھی، جو ہر اعتبار سے مرزا قادیانی کی سرپرستی کرتی رہی۔ جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو جب تک شعائرِ اسلام کے تقدس کی حفاظت کا قانون ملک کے قانون ساز ادارہ قومی اسمبلی نے منظور نہیں کیا تب تک علماءِ اسلام نے اپنی طاقت کے مطابق عوام کے سامنے مرزا قادیانی کا کفر آشکارا کرتے رہے۔ صعوبتیں برداشت کیں، ہتھکڑیاں پہنیں، جیلیں کاٹیں، شہادتیں پیش کیں مگر مرزا قادیانی کی حیثیت بیان کرنے میں کمزوری نہیں دکھائی۔ حق کی یہ آواز روز بروز بلند تر ہوتی گئی کہ مرزا قادیانی دعویٰ نبوت کی وجہ سے کافر اور اس کے ماننے والے بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ بالآخر حالات نے ایوانوں میں محوِ خواب حکمرانوں کو کروٹ دلائی اور ان کو مجبور کر دیا کہ وہ پاکستان کے عوام مسلمانوں کے مطالبہ کی طرف توجہ کریں۔ بالآخر پاکستان کے قانون ساز ادارہ قومی اسمبلی میں مسلمانوں کے مطالبہ کو زیرِ بحث لایا گیا اور مرزا قادیانی کو ماننے والے دونوں فرقوں (قادیانی، لاہوری) کے سربراہان کو مدعو کیا گیا۔ جس میں قادیانی فرقے کے سربراہ مرزا ناصر احمد اور لاہوری فرقے کے سربراہ صدر الدین کو قومی اسمبلی کے پلیٹ فارم پر اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع فراہم کیا گیا۔ ارکانِ اسمبلی نے مسلمانوں کے اسلامی مؤقف اور قادیانی ولاہوری عقائد کو بغور سماعت کیا کہ مسلمانوں کا واضح اور کھلم کھلا مؤقف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی ورسول نہیں آئے گا۔ جب کہ مرزا قادیانی خود کو نبوت ورسالت کے منصب پر

فائز سمجھتا ہے۔ اوراس کا اوراس کی جماعت کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا ایسا کافر ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان سے محروم ہونے والا شخص کافر ہے۔

جب ارکانِ اسمبلی نے مرزائیوں کے مؤقف کو سنا تو ان کے سامنے مرزائیوں کی حقیقت کھل گئی، جس پر وہ حیرت زدہ ہوئے اور متفقہ فیصلہ صادر کیا کہ مرزائیوں کا اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں اور مرزائیوں کے مؤقف کو کفر کے علاوہ کوئی نام نہیں دیا جاسکتا۔ مرزائیوں کی حقیقت کھل جانے کے بعد اراکین قومی اسمبلی نے اپنا فرضِ منصبی پورا کیا اور تمام اراکین اسمبلی نے اسلامی نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات مملکت پاکستان کے قانون کا حصہ بنادی کہ جیسے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین (قرآن وحدیث) کی روشنی میں یہ فیصلہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور یوں مملکت پاکستان کے قانون کی روشنی میں بھی مرزائیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قادیانیوں نے اس کے بعد اس فیصلہ کو عدالت میں چیلنج کیا، عدالتوں نے بھی باضابطہ عدالتی کارروائی مکمل کرتے ہوئے مسلمانوں اور مرزائیوں کے مؤقف کو تفصیل سے سنا مگر عدالت نے بھی اپنے فیصلے میں ارکانِ اسمبلی کی طرح غلام احمد قادیانی کے ماننے والے دونوں فرقوں (قادیانی ولاہوری) کو کافر ہی ٹھہرایا۔

ہم قارئین کو ایک بار پھر متوجہ کرنا چاہیں گے کہ آئینِ پاکستان کا حصہ بننے سے پہلے شراب کی حرمت کی طرح مرزائیوں کا کافر ہونا بھی ایک اسلامی اور قرآن وحدیث سے ثابت شدہ فیصلہ تھا جس کو مملکت پاکستان کے قانون کا حصہ بنا دیا گیا۔ اگر مملکت پاکستان کی قومی اسمبلی میں یہ مسئلہ زیر بحث نہ لایا جاتا اور مرزائیوں کو قانونِ پاکستان میں غیر مسلم اور کافر نہ قرار دیا جاتا تو کیا مرزائیوں کا کوئی تعلق اسلام کے ساتھ تسلیم کرلیا جاتا؟ ایسا ہرگز نہیں ہے، پاکستان کے قانون وآئین نے ایک پہلے سے ثابت شدہ اسلامی عقیدے کو اپنا حصہ بنانے کا شرف حاصل کیا، اس عقیدے کے استناد اور درستی میں آئین کا حصہ بننے سے کوئی زیادتی نہیں آئی۔

مرزائی گروہ کے دونوں فرقے ۷۴ء کی ترمیم سے پہلے بھی کافر ہی تھے جیسے سودی کاروبار پاکستانی قانون میں ممنوع نہیں مگر شریعتِ اسلامیہ میں وہ حرام ہے اور حرام ہی رہے گا۔ ایسے ہی اگر مرزائیوں، قادیانیوں کو قانونِ پاکستان میں غیر مسلم نہ بھی قرار دیا جاتا یہ تب بھی کافر ہی تھے۔

اس ترمیم کے تناظر میں مرزائیوں قادیانیوں کا واویلا کرنا کہ ارکانِ اسمبلی کو کیا حق ہے کہ وہ کسی کے مسلمان یا کافر ہونے کا فیصلہ کریں؟ ایسے ہی ہے جیسے کوئی جج عدالت میں گواہی مکمل ہونے پر کسی کو چور قرار دے کر اسے چوری کی سزا سنائے۔ اوراس چور کے لواحقین یہ کہنے لگیں کہ عدالت میں بیٹھے جج کو کیا حق ہے کہ صرف دو آدمیوں کی گواہی پر کسی کو چور قرار دے۔ جب کہ مرزائیوں کی چوری (کفر) کو تو ہر شخص دیکھ سکتا ہے، تھوڑی سی توجہ کرکے مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کرے تو مرزا قادیانی کی چوری (کفر) اظہر من الشمس ہے۔

☆......☆......☆

منہاجِ نبوّت اور مرزا قادیانی قسط:۴

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

معیار نمبر ۶: انبیاء کرام مرد ہوتے ہیں:

نبوت کے لیے مرد ہونا شرط ہے۔ کوئی عورت نبی نہیں ہوتی..... بعض علماء نے عورت کے لیے نبوت کا ممکن ہونا تو تسلیم کیا ہے لیکن یہ بات وہ بھی مانتے ہیں کہ اگر عورت کا نبی ہونا ممکن مان بھی لیا جاتا تو بھی انہیں دعوت و تبلیغ کا حکم نہیں ہوتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالاً نُّوحِیْ اِلَیْھِمْ. (یوسف:۱۰۹، النحل:۴۳، الانبیاء:۷)

ترجمہ: اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی بھیجے تھے جس کی طرف ہم وحی بھیجتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی درج ذیل تحریریں پڑھیں اور خود اندازہ کریں کہ وہ مرد تھا یا عورت یا کوئی تیسری جنس، ہم فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

مرزا قادیانی کے ایامِ مخصوصہ اور بچہ کی پیدائش:

(۱) بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ [اللہ کے بچے] ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۵۸۱)

خدا سے خفیہ تعلق:

(۲) درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابلِ بیان نہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن، ج:۲۱، ص:۸۱)

مرزا عورت، اللہ مرد؟

(۳) مرزا قادیانی کے مرید خاص قاضی یار محمد نے انکشاف کیا:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے''۔

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴، ص:۱۳۔ از قاضی یار محمد قادیانی)

مرزا کو حمل ہونا:

اس نے [مراد خدا نے] براہین احمدیہ سے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو ونما پاتا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ سے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ سے نفخ کی گئی اور استعارہ رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔

(کشتی نوح روحانی خزائن، ج:۱۹، ص:۵۰)

اس مفہوم کی عبارت روحانی خزائن جلد:۲۱، ص:۳۶۱ پر بھی درج ہے۔

دردِزہ لاحق ہونا:

خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا ''فَاَجَآءَ هَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًا'' یعنی پھر مریم جو مراد اس عاجز سے ہے کو دردزہ کھجور کی طرف لے آئی۔ (کشتی نوح روحانی خزائن، ج:۱۹، ص:۵۱)

خلاصہ کلام:

مرزا قادیانی کی یہ تمام عبارتیں اس کے عورت ہونے پر دلالت کرتی ہیں اس لیے وہ نبی نہیں ہے۔

معیار نمبر ۷: انبیاء کرام پر وحی ہمیشہ بذریعہ حضرت جبرئیل آتی ہے:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

جبرئیل امین انبیاء کی طرف وحی لانے کے لیے مقرر ہیں ان کے سوا کوئی دوسرا فرشتہ اس کام کے لیے مقرر نہیں۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن، ج:۳، ص:۳۸۷)

حسبِ تصریح قرآن، رسول اس کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین، جبرئیل کے ذریعے حاصل کیے ہوں۔ (ازالۂ اوہام روحانی خزائن، ج:۳، ص:۳۸۷)

مرزا کو یہ بھی اعتراف ہے کہ:

اور جو حدیثوں میں بصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لیے وحی نبوت کے لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبیؐ کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن، ج:۳، ص:۴۱۲)

مرزا قادیانی سے ملاقات کرنے والے فرشتوں کے نام یہ ہیں:

شیر علی (تذکرہ، ص:۳۰، طبع دوم)

مٹھن لال (تذکرہ، ص:۵۵۵، طبع دوم)

ٹیچی (تذکرہ، ص:۵۲۶، طبع دوم)

حفیظ (تذکرہ، ض:۵۸۳ طبع دوم)

صرف اسی پہ بس نہیں مرزا قادیانی پر مرغی کے ذریعہ بھی الہام نازل ہوتے تھے۔ مولوی جلال الدین شمس لکھتا ہے:

رویا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ گھر بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا'' اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْن ''۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں پھر الہام ہوا'' اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْن ''۔ (تذکرہ، ص:۴۷۵ طبعد دوم)

ہم پوری ذمہ داری سے کہتے ہیں کہ:

''مرزا قادیانی نے کسی جگہ یہ نہیں لکھا کہ میرے پاس وحی بذریعہ جبرئیل علیہ السلام آتی ہے حالانکہ نبی و رسول کے پاس وحی صرف بذریعہ جبرئیل علیہ السلام ہی آتی ہے۔ یہ بات اسلامی لٹریچر سے بھی ثابت ہے اور مرزا قادیانی کو بھی اس اصول کا اعتراف ہے، جب مرزا پر بذریعہ جبرئیل علیہ السلام وحی نازل نہیں ہوئی تو وہ سچا نبی بھی نہ ٹھہرا۔ اس لیے کہ قاعدہ ہے کہ'' اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ ''۔ [جب شرط نہ رہے تو اس پر معلق شے بھی موجود نہیں ہو سکتی]

معیار نمبر ۸: انبیاء کرام پر اپنی قومی زبان میں وحی آتی ہے:

تمام انبیاء کرام پر ان کی قومی زبان میں وحی نازل ہوئی تھی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَ مَا اَرْسَلْنٰکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ. (سورۃ ابراہیم:۴)

ترجمہ: اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہ اپنی قوم کی زبان بولتا تھا۔

حضرت ابوذر غِفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَمْ یَبْعَثْ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِیًّا اِلَّا بِلُغَۃِ قَوْمِہٖ. (کنز العمال، ج:۱۱، ص:۴۷۴، رقم الحدیث:۳۲۲۲۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اپنی قوم کی زبان کے موافق بھیجا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل ہر سہ حضرات کی قومی زبان میں نازل ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آپ کی قومی زبان عربی میں اتری۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا معاملہ عجیب ہے وہ ساری زندگی اپنی نبوت کے اثبات کے لیے:

۱۔ کتابیں لکھتا رہا۔

۲۔ شاعری کرتا رہا۔

۳۔ پیش گوئیاں کرتا رہا۔

۴۔ قرآن وحدیث کے صحیح مفہوم کو بگاڑا۔

۵۔ سابقہ انبیاء کرام خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر گھناؤنے الزامات لگائے۔

۶۔ نبی کریم کا ظل و بروز ہونے کا دعویٰ کیا اور اس غرض سے دلائل ایجاد کیے۔

۷۔ صاحبِ وحی ہونے کا دعویٰ کیا وغیرہ۔

لیکن اس چور کی طرح جس نے چوری کا نقشہ یوں کھینچا تھا: ''چور ادھر سے داخل ہوا ہوگا، پہلے اس کمرہ میں پھر دوسرے کمرے میں گیا ہوگا۔ سامان کی گٹھڑی بنائی ہوگی، گٹھڑی دیوار پر رکھ کر دیوار پر چڑھنے لگا تو گٹھڑی اندر اور میں دوسری طرف گر گیا''۔ مرزا قادیانی کے بیانات میں بھی بے شمار اندرونی کمزوریاں باقی رہ جاتی ہیں، اس کی مزعومہ وحی میں بھی کمزوریاں ہیں۔

عربی وحی کے نمونے:

اس کی عربی وحی [عموماً] قرآنی آیات میں تبدیلیاں کرکے بنائی گئی ہے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:

یقولون انی لک ھذا ، انی لک ھذا ، ان ھذا الا قول البشر و اعانه علیه قوم اٰخرون . افتاتون السحر و انتم تبصرون . ھیھات ھیھات لما توعدون ، من ھذا الذی ھو مھین و لا یکاد یبین ، جاھل او مجنون ، قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین ھذا من رحمة ربک ، یتم نعمته علیک لیکون اٰیة للمؤمنین انت علی بینة من رب فبشر وما انت بنعمت ربک بمجنون . (تذکرہ، ص: ۴۶، طبع دوم)

انگریزی الہامات:

I love you , I am with you , yes I am happy, Life is pain ,

I sahll help you , I can what I wil do.

(تذکرہ) وغیرہ

فارسی الہامات:

مکن تکیہ بہ عمر ناپائیدار

مباش ایمن از بازی روزگار (تذکرہ، ص: ۲۴۰ طبع دوم)

رسیدہ بود و لے بخیر گزشت (تذکرہ، ص:۴۳۴ طبع دوم)

پنجابی وحی:

پٹّی پٹّی گئی (تذکرہ، ص:۶۸۱ طبع دوم)

واللہ واللہ سدّ ھا ہو یا اوّلا (تذکرہ، ص:۶۳۱ طبع دوم)

مرزا قادیانی کی ایسی وحیاں جن کا اسے معنی معلوم نہ تھا:

(۱) موت، تیراماہ حال کو، غالباً تیرہ ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے واللہ اعلم اور میں نہیں جانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں تاریخ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے۔ اس لیے طبیعت غمگین ہے۔ (تذکرہ، ص:۵۷۰ طبع چہارم)

(۲) بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت الہام ہے۔

(تذکرہ، ص:۵۸۹ طبع چہارم)

(۳) نتیجہ خلافت مراد ہو آیا نکلا، آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں ہے اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔ (تذکرہ، ص:۳۵۸ طبع چہارم)

(۴) اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہو گئے ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں پریشن، عمر، براطوس یا پلاطوس یعنی پڑطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے، بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں پھر دو لفظ اور ہیں ہو شعنا نعسا معلوم نہیں کس زبان کے ہیں۔ (تذکرہ، ص:۹۱ طبع چہارم)

حرفِ آخر:

یہ بالکل اور غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یُطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔ (چشمہ معرفت مندرجہ: خزائن، ج:۲۳، ص:۲۱۸)

اعترافِ جرم:

مگر اس سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہے بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔

(نزول المسیح روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۴۳۵)

(جاری ہے)